## سوال

(389)جس نے بچپن میں حج کیا پھر بلوغت کے بعد دوبارہ حج کرنے سے پہلے اپنے دادے کی طرف سے حج کرنے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بچے نے بلوغت سے پہلے اپنی طرف سے حج کیا پھر بلوغت کے بعد اس کے باپ نے اس کو اس کے دادے کی طرف سے حج کرنے کا حکم دیا پس اس نے اپنے دادے کی طرف سے حج تمتع کرنے کے لیے عمرے کا احرام باندھا پھر اس نے (ذوالحجہ کے) آٹھویں دن مسئلہ پوچھا تو اس کو بتایا گیا کہ تیرا پہلا حج نفل تھا اور بلوغت کے بعد تجھ پر حج کرنا واجب ہے لہٰذا یہ حج تیری طرف سے ہوگا (نہ کہ تیرے دادے کی طرف سے) یہ قول کہاں تک درست ہے؟ کیا اب اس کا یہ حج تمتع ہوگا یا مفرد کیونکہ اس نے اپنے دادے کی طرف سے عمرہ مکمل کرلیا ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسے جو بتایا گیا ہے وہ درست ہے کیونکہ شبرمہ کی حدیث سے یہی مقصود ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا: ((ہل حججت عن نفسک)) کیا تونے اپنی طرف سے حج کیا ہوا ہے؟"اس نے کہا: جی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ، ثم حُجَّ عن شُبْرُمَةَ"[1]

"پہلے اپنی طرف سے حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے۔"

اور اس شخص کے عمرہ مکمل کرنے یا نہ کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا کیونکہ جز کا حکم وہی ہے جو کل کا حکم ہے اور یہ عمرہ دادے کی طرف سے بدل کر اس کی طرف سے ہوگا یعنی بچے کی طرف سے جو اب بالغ ہوکر اپنے دادے کی طرف سے حج کررہا ہے۔

نوٹ:

بہت سے لوگ اس حدیث کو انسان کے اپنے دادے کی طرف سے حج کے جواز کی دلیل بناتے ہیں لیکن اس شخص کا قول جس نے شبرمہ کی طرف سے حج کرنے کا ارادہ کیا تھا اس نے کہا: أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي (وہ میرا بھائی ہے یا میرا قریبی ہے) یہ عبارت اس کا قول نہیں ہے بلکہ یہ اس کا قول ہونا محال ہے۔

بالفرض میں آپ سے سوال کروں "من ہذا" یہ کون ہے ؟ آپ کہیں "ہذاأَخٌ لِی أَوْ قَرِیبٌ لِی" "یہ میرا بھائی یا میرا قریبی ہے ۔" تو آپ نے مجھے گمراہ کیا تو کوئی کہنے والا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کہہ سکتا ہے ؟

پس ضروری ہے کہ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ہو "ابی او اخی او ابن عمی" (میرا باپ یا میرا بھائی یا میرے چچا کا بیٹا ۔ الخ) یعنی محدود لفظ بولا جس سے سوال کرنے والے کو دوبارہ سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے ۔

لہٰذا اس حدیث کو اپنے کسی قریبی کی طرف سے حج کرنے کے جواز کی دلیل بنانا صحیح نہیں پھر اگر اس آدمی نے کہا : أَخٌ لِی (وہ (شبرمہ) میرا بھائی ہے) تو کیا یہ بھائی (شبرمہ) جس کی طرف سے اس کا یہ قریبی حج کر رہا ہے جس طرح آج لوگ بہت سے فوت شدہ مسلمانوں کی طرف سے حج کرتے ہیں ۔

تب تو ہم یہی تصور کریں گے کہ یہ شبرمہ ایک مریض تھا اور حج کرنے سے عاجز آ گیا تو اس نے اپنے کسی قریبی کو وصیت کی کہ وہ اس کی طرف سے حج کر دے ۔ (علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (1811)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# عورتوں کے لیے صرف

## صفحہ نمبر 333

## محدث فتویٰ